Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا



روزنامہ

# الفضل لاہور

(پاکستان)

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ قیمت ۱ آنہ

جلد ۴/۳۸ | ۱۲ شہادت ۱۳۲۹ ہش | ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۸۶

## مجاہد اسلام مولوی نور الحق صاحب کی آمد

کراچی ۱۱ اپریل: مولوی عبد المالک صاحب کا یک برقیہ مظہر ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ بلاد افریقہ مولوی نور الحق صاحب کل پاکستان ایکسپریس پر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ نیز امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اعلان موصول ہوا ہے۔

پاکستان ایکسپریس صبح آٹھ بجکر بیس منٹ پر پہنچتی ہے۔ احباب جماعت لاہور اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر پہنچنے کے لئے کوشش کریں۔

## مشترکہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلا قدم

ڈھاکہ ۱۱ اپریل: مشرقی بنگال کی صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے اقلیتی کمیشن کا انتخاب ۲۱ اپریل کو عمل میں آئے گا۔ ایک رکن صوبائی وزیر ہو گا۔ اور دو دو رکن صوبائی مجلس قانون ساز کے اقلیت و اکثریت میں سے منتخب ہوں گے۔ دونوں وزراء اعظم کے مشترکہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں پاکستان نے یہ پہلا قدم اٹھایا ہے۔

لاہور ۱۱ اپریل: مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو سانس کی تکلیف جو تین چار روز سے ہے۔ وہ ابھی تک بدستور ہے ضعف کی تکلیف بھی ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

## پاکستان پارلیمان نے صنعتی ترقی کی کارپوریشن کے قیام کا بل پاس کر دیا

کراچی ۱۱ اپریل: آج پاکستان پارلیمان نے ایک بل کے ذریعہ حکومت کو اہم کلیدی کی صنعتوں کے فروغ کے لئے صنعتی ترقی کے کارپوریشن کے قیام کا اختیار دے دیا ہے۔ یہ کارپوریشن ملک میں پٹ سن، بھاری انجینئرنگ، جہاز سازی، کیمیاوی اشیاء، مصنوعی کھاد اور کاغذ سازی کی صنعتوں کے فروغ و قیام کی ذمہ دار ہو گی۔ آج ایوان کو وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خان نے بتایا کہ اس کارپوریشن کے قیام کا مقصد نجی سرمایہ داروں کو نقصان پہنچانا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ان صنعتوں کو ترقی دینا ہے۔ جن کے لئے وہ میدان میں نہیں آتے۔ آپ نے کہا۔ اس سلسلے میں بیرونی سرمایہ کا بھی خیر مقدم کیا جائے گا۔ لیکن حکومت کی نگاہ ترتیب سے پہلے اپنے ملک کے لوگوں کی طرف ہے۔ اس سے پہلے پاکستان کے رکن مواصلات آنریبل سردار بہادر خان نے چاٹگام کی صنعتی ترقی کے امید افزا پروگرام کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ وہاں پٹ سن، بھاری انجینئرنگ، جہاز سازی، لوہے فولاد، ربڑ، کاغذ، شیشے، دیاسلائی اور گندھک۔ نیز اب تک کے کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں جونہی بجلی کافی تعداد میں مہیا ہونی شروع ہو جائے گی سکیم پر عمل شروع ہو جائے گا۔ کاغذ سازی کا کارخانہ جو چاٹگام سے ۲۰ میل کے فاصلے پر قائم کیا گیا ہے وہ ہر سال ۳۰ ہزار ٹن کاغذ مہیا کر سکے گا۔ جو مغربی و مشرقی پاکستان کی ضرورتوں کے لئے کافی ہو گا۔ اس سارے پروگرام پر ۵ کروڑ خرچ ہو گا۔ آپ نے بتایا کہ چاٹگام میں سوڈا ہائی کے کارخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور ابھی ایک کا قیام زیر غور ہے۔ سوز میں کچی کھالوں کی گانٹھیں باندھنے کی لگ رہی ہیں۔ دریائے کرنافلی پر جہازوں کی رہنمائی کے لئے روشنی کا نیا انتظام کیا گیا ہے۔ پٹ سن کی حمل و نقل کے لئے ریل کی نئی پٹڑیاں پھیلادی گئی ہیں۔ جون سے پہلے یہ سارے انتظام کلیۃً پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔ گودیوں وغیرہ پر اس وقت تک ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ریل کی پٹڑیوں کو پھیلانے کا سلسلہ بھی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ سور خیز سے جیسور تک کافی کام ہو چکا ہے۔ اگلے سال کے مارچ تک گاڑیاں چل دیں گی۔ چاٹگام سے دلکانتی کے درمیان نئی ہیل گاڑی کی سروے ہو رہی ہے۔ ۸۰ سے زائد اسٹیشنوں کو بجلی پہنچائی جا چکی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سال کے اندر اندر سارے اسٹیشنوں کو بجلی پہنچادی جائے گی۔

پیشتر ازیں خواجہ شہاب الدین نے بتایا کہ مرکزی حکومت جیل کے قواعد میں ترمیم کرنے اور انہیں انسانیت کے شایان شان بنانے کے معاملات پر شدت سے سوچ رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ لیڈر ٹیرسٹ یا دیگر جماعتیں جو قومی خدمت کے نام سے تخریبی پروپیگنڈا کر رہی ہیں حکومت ان سے بے خبر نہیں ہے۔

وائرلیس سٹیشن: آج ایوان کو بتایا گیا کہ حکومت جلد ہی پشاور، لاہور، ڈھاکہ اور چاٹگام میں وائرلیس سٹیشن کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور غیر ملکی سیاحوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سیاحی کے ایک علیحدہ ادارے کے قیام پر غور کر رہی ہے۔

مردم شماری: ایک انکشاف اس امر کا بھی کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں مردم شماری اگلے سال کے ابتدا میں ہی یعنی ماہ فروری میں ہو گی۔

## عبد العزیز کے خلاف شدید اقدام

جکارتا ۱۱ اپریل: مشرقی انڈونیشیا کے باغی لیڈر کیپٹن عبد العزیز نے جکارتا آکر جواب دہی سے انکار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ میری حکومت اس وقت تک جنگ جاری رکھے گی جب تک مشرقی انڈونیشیا آزاد نہ ہو جائے۔ وفاقی حکومت نے اس پر اس کے خلاف شدید اقدام کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی حکومت کے ۱۲۰۰ فوج پہلی بٹالین کو کمک کے طور پر بھیجے گئے ہیں۔ وفاقی حکومت اب اس قیادت کی بیخ کنی کے لئے شدید اقدامات کرے گی۔

## مارشل چقماق فوت ہو گئے

استنبول ۱۱ اپریل: مارشل فوزی چقماق ۷۴ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد کل فوت ہو گئے۔ آپ جدید ترکی کے بانیوں میں سے تھے۔

کمال اتاترک اور عصمت انونو کے ساتھ ملک کی ترقی میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اور ۱۹۲۲ء سے اناطولیہ سے یونانی فوجوں کی پسپائی کے وقت ترک جنرل اسٹاف کے آپ چیف تھے۔ ان خدمات کی بنا پر آپ مارشل بنا دیئے گئے تھے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں آپ گوشہ نشین رہے۔ لیکن ۱۹۴۶ء میں ترکی کے پہلے جمہوری انتخاب میں آپ شریک ہوئے۔ اور حزب مخالف کی نیشنل پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے۔ (رائٹر)

## دوستانہ تعلقات کی شرط!

قاہرہ ۱۱ اپریل: مصر کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مصر کے قومی خواہشات پھر سے مطالبے کو غیر مشروط طور پر تسلیم کرے۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں کی اساس دراصل اسی بات پر ہے۔ کہ ہم میں دوستانہ تعلقات اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتے۔ جب تک وادی نیل کے اتحاد کے مصری مطالبے کو منظور نہیں کر لیا جاتا۔

## اردن میں انتخابات

عمان ۱۱ اپریل: آج اردن میں تمام انتخابات شروع ہو گئے۔ ایوان میں کل چالیس نشستیں ہیں جن کے لئے ۱۰۴ امیدوار انتخابات لڑیں گے۔ تین امیدوار بلا مقابلہ آ چکے ہیں۔

## مصالحت کنندہ کا تقرر

لیک سکیس ۱۱ اپریل: مجلس اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کا اجلاس کل منعقد ہو رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کشمیر کے لئے مصالحت کنندہ کے تقرر کا فیصلہ اس اجلاس میں ہو جائے گا۔

کراچی ۱۱ اپریل: ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق علی گڑھ، آگرہ اور یو-پی کے دیگر علاقوں سے مزید چار سو پچاس مہاجرین آ چکے ہیں۔ اب تک سکھر پہنچنے والوں کی تعداد ۳ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

## ایسوسی ایشن کا قیام

کراچی ۱۱ اپریل: پاکستان میں غیر ملکی کے جذبات استوار کرنے کے لئے ایک غیر ملکی کا ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔ پرنٹر پبلشر مسعود احمد نے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

# چندہ حفاظتِ مرکز کے متعلق مخلصین جماعت سے بعض ضروری گذارشات

## تمام بقایاداران کو چاہیئے کہ وہ حفاظتِ مرکز کا چندہ بہت جلد ادا کردیں!

### اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال)

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ایک لمبی علالت کے بعد مجھے پھر اس بات کی توفیق عطاء فرمائی کہ میں سلسلہ کی خدمت کروں اور اپنی ناچیز مساعی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعتی ترقی کے کاموں کے لئے صرف کروں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میری صحت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس قدر افاقہ ہوچکا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و ذرہ نوازی قریباً ڈیڑھ ماہ سے چندہ حفاظت مرکز کے شعبہ کی نگرانی میرے سپرد فرمادی ہے اور یہ کام میں نے شروع کردیا ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ کام احباب جماعت کے تعاون اور ان کی مخلصانہ قربانیوں کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام دوستوں کو جہاں اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ اب اس چندہ کی فراہمی کا کام میرے سپرد کیا جاچکا ہے وہاں میں دوستوں سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس چندہ کی اہمیت کو محسوس کریں اور جن دوستوں نے ابھی تک یہ چندہ ادا نہیں کیا وہ اپنی سابقہ غفلت اور کوتاہی کا ازالہ کریں اور بہت جلد اپنے چندے مرکز سلسلہ میں روانہ فرمائیں۔ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جب تمام ہندوستان میں خانہ جنگی جاری تھی اور مسلمانوں کا خون ابنائے وطن کے ہاتھوں نہایت بے دردی سے بہایا جارہا تھا اور ہمارا قادیان بھی چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت سے مطالبہ فرمایا کہ وہ اپنی جائدادوں کا ایک فیصدی یا اپنی ایک ماہ کی آمد حفاظت کیلئے پیش فرمائیں۔ اس پر جماعت نے انتہائی گرمجوشی کے ساتھ ساڑھے سترہ لاکھ روپے کے وعدے کئے۔ جس میں سے قریباً سات لاکھ روپیہ تو وصول ہوگیا۔ مگر ساڑھے دس لاکھ روپیہ ابھی جماعت کے ذمہ واجب الادا ہے۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کے خطبہ جمعہ میں بڑی وضاحت سے روشنی ڈال چکے ہیں اور یہ خطبہ نظارت بیت المال کی طرف سے تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا تھا۔ حضور نے اس خطبہ میں فرمایا تھا کہ اگر ہم اس بوجھ کو نہیں اٹھائیں گے تو جماعت کیلئے دنیا میں منہ دکھانے کیلئے کوئی جگہ نہیں رہ جائے گی۔ اس کے بعد ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دوبارہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کو توجہ دلائی۔ حضور نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے گذشتہ ایام میں نظارت بیت المال کو توجہ دلائی تھی کہ وہ مختلف اضلاع کی لسٹیں تیار کرکے میرے سامنے پیش کرے تاکہ پتہ لگے کہ کون کونسی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے حفاظت مرکز کا چندہ نہیں دیا یا بہت ہی کم چندہ دیا ہے۔ ان لسٹوں کو دیکھنے سے میرے لئے یہ بات نہایت حیرت انگیز بلکہ آنکھیں کھولنے والی ثابت ہوئی کہ بعض اضلاع کی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس خطرناک مصیبت اور تباہی کی گھڑیوں میں بھی جبکہ چھپن لاکھ آدمی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب اور مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب گیا۔ جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ احمدی اپنی جائدادیں چھوڑ کر آگیا۔ جبکہ قادیان کے محلوں میں خون بہہ رہا تھا۔ اور جبکہ ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اگر کوئی احمدی جاتا تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا۔ صرف دس فیصدی وعدہ پورا کیا۔ نوے فیصدی بقایا ابھی ان کے ذمہ ہے۔ میں انہیں اس محبت اور چشم پوشی کو جو باپ کو اپنے بیٹے کے متعلق ہوتی ہے کتنا بھی پھیلا کر دیکھوں مجھے وہ لوگ احمدی نظر نہیں آتے ....... اگر ان کے اندر ایک ذرہ بھر بھی قوم کی خدمت کا احساس ہوتا ..........

.......... اگر ان کے اندر ایک ذرہ بھر بھی جماعت کی محبت کا مادہ ہوتا۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر احمدیت کے مرکز کی حفاظت کا انہیں اتنا بھی درد ہوتا جتنا چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتا ہے تو وہ اتنا بُرا نمونہ نہ دکھاتے ...... حالانکہ جب وعدے لئے گئے تھے تو اس وقت لوگ اس طرح نعرے مار مار کر وعدے کرتے تھے کہ انہیں روکنا پڑتا تھا۔ بہرحال بعض لوگوں نے تو اپنے وعدے پورے کردیئے مگر کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے وہ اب یہ عذر کرتے ہیں کہ ہم مشرقی پنجاب سے لٹ لٹا کر اس طرف آگئے ہیں۔ اب ہم اپنے وعدوں کو کس طرح پورا کریں۔ حالانکہ اس وعدہ کی میعاد صرف چھ ماہ یا سال تھی۔ جب ۱۹۴۷ء میں ہم مغربی پنجاب میں آئے تو اس وقت تک وعدہ کی میعاد میں سے ایک بڑا وقت گذر چکا تھا۔ پھر ان وعدہ کرنے والوں میں سے کئی ایسے تھے جو پاکستان کے رہنے والے تھے .......... ادھر ان کی قساوتِ قلبی کا یہ حال تھا اور ادھر ان کی سنگدلی کا یہ حال ہے کہ قادیان کی عزت اور احترام اور سلسلہ کی عزت اور احترام کے لئے انہوں نے اپنی جائدادوں کا صرف ایک فیصدی دینے کا وعدہ کیا۔ مگر اس وعدہ کو بھی انہوں نے اب تک پورا نہیں کیا۔ منہ سے کہتے جانا کہ ہماری جان اور مال حاضر ہے اور عمل ایسا ناقص پیش کرنا ہرگز کسی سچے مومن کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔"

حضور کے ان ارشادات کو پیش کرتے ہوئے میں تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں اور اپنی گذشتہ کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر بدی انسان کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتی ہے اور اگر اس نقطہ کو صاف نہ کیا جائے تو انسانی قدم نیکی کی طرف رکھنے میں سست ہو جاتا ہے اور سیاہ نقطے اپنی تعداد میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دن انسان کا سارا دل تاریک ہو جاتا ہے اور ایمان کی روشنی اس میں بالکل معدوم ہو جاتی ہے۔ ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے اور گذشتہ کوتاہیوں کا نہ صرف وعدہ پورا کرکے بلکہ وعدوں سے زائد قربانی کرکے ازالہ کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہر قسم کی تاریکیوں سے بچائے اور ہمارے ایمان ہمیشہ مرتے دم تک سلامت رہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس تحریک پر بیداری کی روح کے ساتھ کام کریں گے۔ اور اپنے عمل سے دینی زندگی کا ثبوت دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں اور یہ صراحت کر دی جائے کہ یہ رقوم "چندہ حفاظتِ مرکز" کے سلسلہ میں بھیجی جارہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دوستوں کو ہمت سے کام کرنے کی توفیق بخشے اور ان کے اندر وہ روح پیدا کرے جو ایک زندہ قوم کے اندر پائی جانی ضروری ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء

# مذہبی اور غیر مذہبی حکومت

(۱)

پنڈت نہرو اور خان لیاقت علی خان میں دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے متعلق جو معاہدہ ہؤا ہے۔ وہ کافی حد تک تسلی بخش ہے۔ اور سوائے شریر عنصر کے دونوں ملکوں کے رہنے والوں کے لئے باعث مسرت اور دونوں ملکوں کی حکومتوں کے لئے باعث افتخار ہے۔

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے برعظیم ہند کو تقسیم ہونا پڑا۔ وہ وجوہات کیسی ہی ہوں جب تقسیم ہوچکی تو چاہیئے تھا کہ وہ وجوہات بھی ساتھ ہی ختم ہو جائیں۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ بہت حد تک دونوں ملکوں کے سنجیدہ طبقے اس کو بھلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو تقسیم سے کسی کو نقصان نہیں ہؤا کیونکہ دونوں ملکوں کے رہنے والے وہی ہیں جو پہلے یہاں رہتے تھے۔ اور جو ملک کے اصل مالک تھے۔ بیرون ہند سے نہ تو بھارت میں کوئی آیا ہے۔ اور نہ پاکستان میں۔ دونوں ملکوں میں مختلف مذاہب کے پیرو آباد ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہؤا ہے۔ کہ ایک ملک میں ایک مذہب والوں کی اکثریت ہے تو دوسرے میں دوسرے مذہب والوں کی۔ لیکن ساتھ ہی ہر دو میں اقلیتیں بھی موجود ہیں۔ اس لحاظ سے دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے متعلق پالیسی ایک ہی ہونا چاہیئے۔ نہ صرف اس لئے کہ ہر مذہب کے لوگوں کو ہر ملک میں ہر طرح کی آزادی ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ دونوں ملکوں کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ دونوں میں امن کی فضا قائم رہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دو ملحقہ اور ہمسایہ ملکوں میں باہمی اختلافات کے پیدا ہونے کا احتمال نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہی ایک ایسی وجہ بھی ہے۔ جس کے پیش نظر دونوں ملکوں کے ارباب حل وعقد کے باہمی تعلقات کی سطح کو ہموار رکھنے کی ذمہ داری بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ بیشک جو معاہدہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کے درمیان طے پایا ہے بڑی حد تک قابل اطمینان ہے۔ لیکن ہم اسکو آخری منزل نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس وقت عملی نقطۂ نظر سے تو اس کو صرف ایک نظریاتی اقدام ہی کہا جاسکتا ہے۔ آخری منزل تو وہی ہوگی۔ جب دونوں ملکوں کی فضا ایسی ہو جائیگی۔ کہ ان کے درمیان جنگ وجدل کے امکانات صفر کے قریب ترین ہو جائیں گے۔ اور حقوق انسانی کے لحاظ سے اکثریت اور اقلیت کا امتیاز بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان راہ و رسم کی بنیاد محبت اور امداد باہمی کے درجہ پر پہونچ جائے گی۔ اگر دونوں ملکوں کی حکومتیں دیانت اور عدل و انصاف کی بنیادوں پر ان تنازعات کا فیصلہ کرلیں۔ جو دونوں کے درمیان اس وقت موجود ہیں۔ تو یقیناً اس منزل مقصود کو حاصل کرنے کے لئے یہ ایک عظیم الشان اقدام ہوگا۔ اور موجودہ معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے راستہ سے ایک بہت بڑی روک ہٹ جائے گی۔

(۲)

جہاں تک مذہب کا تعلق ہے دنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے۔ جو غیر مذہب والوں سے بدسلوکی تو کجا بلکہ حسن سلوک کی تلقین نہ کرتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو آیا ہی اس لئے ہے۔ کہ انسانوں کے درمیان محبت اور آشتی کے رشتہ کو مضبوط و محکم کیا جائے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بے انصافی سے روکا جائے۔ مذہب تو قانون سے بھی آگے جاکر باہمی عدل و انصاف کی تلقین کرتا ہے۔ اور اس کا مدعا ہی یہ ہے۔ کہ محض قانونی پاداشس عمل کے خوف سے نہیں بلکہ خود اپنی روح کے مفاد کی غرض سے عدل و انصاف کو قائم کیا جائے مذہب تو سکھاتا ہی یہ ہے، کہ خود دکھ برداشت کرکے بھی دوسروں کو سکھ پہونچاؤ۔ لیکن ہماری کتنی بدقسمتی ہے۔ کہ جو چیز ہمیں دوسروں سے محبت اور آشتی کے لئے دی گئی ہے۔ ہم اسی چیز کو ایک دوسرے پر ظلم وستم کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ جو چیز ہمارے لئے رحمت کا پیغام لے کر آئی ہے، ہم اسی کو اپنے لئے لعنت ثابت کر رہے ہیں:

(۳)

مذہب والے کہتے ہیں کہ دنیا میں لامذہبیت پھیل گئی ہے۔ یہ درست ہو یا نادرست لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا میں وہی حکومتیں مہذب خیال کی جاتی ہیں۔ جو سیکولر کہلاتی ہیں۔ جن کا قانون اساسی اس نقطۂ نظر سے بنایا جاتا ہے۔ کہ حکومت کو کسی مذہب سے تعلق نہیں۔ ملک کے رہنے والوں کو اختیار ہے۔ کہ جو مذہب چاہئیں رکھیں بلکہ اگر چاہئیں تو کوئی مذہب بھی نہ رکھیں۔ اس کے مقابلہ میں تھیوکریٹک یا مذہبی حکومت کہلاتی ہے۔ سوال ہے کہ جب مذہب ہر بنی نوع انسان سے یکساں سلوک کا حامی ہے۔ تو حکومتوں میں یہ امتیاز کیوں رکھا گیا ہے۔

یہ امتیاز یورپ میں ازمنہ وسطیٰ میں پیدا ہؤا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عیسائیت میں جو بہت سے فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی خیال ہو گیا۔ کہ ہر فرقہ کو بزور شمشیر لوگوں کو اپنے فرقہ میں شامل کرنا بھی ایمان میں داخل ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تو یہ تعلیم نہ تھی۔ انہوں نے تو مذہب کی صحیح تعلیم دی تھی۔ جس میں رواداری کا جزو غالب تھا۔ لیکن بعد میں مذہبی پیشواؤں نے اپنے تعصب سے اصل تعلیم کو فراموش کردیا۔ اور اس کی بجائے غلط تصور پرورش پاگیا اس سے سخت فتنہ وفساد برپا ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگ مذہب ہی سے متنفر ہو گئے۔ آخر تنگ آکر سنجیدہ لوگوں نے مذہب اور ریاست کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا۔

عیسائیت میں اگرچہ رواداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ مگر اسکو قانونی شکل نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے ہر فرقہ مذہبی تعصب میں انتہا کو پہونچ گیا۔ اور جس فرقہ کی حکومت ہوتی۔ اس کے سوا باقی تمام فرقوں کے لئے زندگی دوبھر ہو جاتی۔ اس کے برخلاف اسلام میں مذہبی رواداری کو قانونی صورت دے دی گئی ہے۔ اور قرآن کریم میں نہایت واضح لفظوں میں اللہ تعالےٰ نے اعلان کردیا کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

اگرچہ بعد میں مسلمانوں نے بھی اس تعلیم کو بڑی حد تک فراموش کردیا۔ لیکن ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی ملکوں کے مقابلہ میں اسلامی ممالک میں مذہبی رواداری بہت زیادہ تھی۔ اور یورپ میں تو مذہبی رواداری کا احیا مسلمانوں کی دیکھا دیکھی ہی پیدا ہؤا تھا۔ چونکہ عیسائیت میں اس کی کوئی متعین صورت نہ تھی اس لئے یورپ نے یہی مناسب سمجھا کہ مذہب کو ریاست سے علیحدہ کردیا جائے۔ اس کے سوا وہاں کوئی تدبیر قابل عمل پیدا نہیں ہوسکتی تھی۔

اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ درباری علماء نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اس تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ مگر پھر بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان علمائے حق کے اثر سے مسلمانوں کی حکومتوں میں مذہبی رواداری کا جذبہ متواتر قائم رہا ہے۔ اور کسی مذہب کی تاریخ اس کی عملی نظیر پیش نہیں کرسکتی۔

بے شک مسلمانوں میں بھی بعض بڑے بڑے ظالم بادشاہ ہوئے۔ بے شک مسلمانوں میں بھی بعض ایسے حاکم ہوئے ہیں۔ جنہوں نے مذہبی تعصب کی بنا پر خون ریزیاں کی ہیں۔ ہمیں اس سے انکار نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ علمائے حق کے زیر اثر اسلامی حکومتوں نے مذہبی رواداری کا ایک عمومی توازن قائم رکھا ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کریم نے مذہبی رواداری کو غیر متعین جذباتی حالت میں نہیں چھوڑا بلکہ اسکو ایک متعین قانونی اور علمی حیثیت دے دی تھی۔ اگرچہ علمائے سُوء نے قرآن کی ایسی آیات کو جن میں رواداری کی تعلیم ہے منسوخ بھی قرار دیا۔ مگر وہ ان کے عمل کو بالکل نہیں روک سکے۔

اگرچہ اس معاملہ میں اسلامی حکومتوں کی عملی حالت دوسرے مذہب کی نسبت بہتر رہی ہے لیکن یہ بھی ایک افسوسناک حقیقت ہے۔ کہ علمائے سُوء نے ان آیات کو منسوخ قرار دے کر اسلام کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ مختصر الفاظ میں اس کی حقیقت یہ ہے کہ اسلامی حکومتوں کی تاریخ بحیثیت مجموعی دوسرے مذاہب کی تاریخ سے عملی رواداری کے لحاظ سے بہت اچھی رہی ہو اس کے باوجود آج دنیا میں کوئی مذہب نہیں جو ناروا داری میں اسلام سے زیادہ بدنام ہو۔ اسلامی حکومتوں نے غیر مذہب والوں سے جو روادارانہ سلوک کیا۔ اس کو تو دنیا بھول گئی۔ لیکن علمائے سُوء کی غلط توضیحات باقی رہ گئیں۔ اور وہ جہاد جو مذہبی ناروادارای کی بیخ وبن اکھاڑنے کے لئے فرض کیا گیا تھا۔ اس کو دوسروں پر اسلام مسلط کرنے کا آلہ سمجھ لیا گیا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں بھی مودودی صاحب نے اپنی اسلامی پارٹی کی بنیاد اس اصول پر رکھی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود دنیا میں بزور شمشیر حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔

اسلامی حکومتوں کے زوال کے بعد اس غلط خیال نے اسلام کو جو نقصانات پہونچائے ہیں۔ وہ ایک طویل دردناک داستان ہے۔ وہ اسلام جس کے پیروؤں کو کسی وقت دوسری اقوام ان کی رواداری کی وجہ سے خود اپنے ملکوں کا انتظام پیش کرتی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں رواداری کا معیار قائم کیا۔ اور جن سے یورپ نے رواداری سیکھی جیسا کہ حالیؔ نے بھی کہا ہے۔

لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

اس اسلام کی حالت اب ایسی ہوگئی ہے۔ کہ جب پنڈت نہرو نے موجودہ گفتگو کے دوران

(باقی دیکھیں صہ ۵ پر)

# الٰہی سلسلوں کے خلاف مخالفین کے منصوبے

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ الٰہی سلسلوں کے خلاف ہمیشہ منکرین اور مخالفین منصوبے کرتے اور مکر و فریب سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مخالفین کے منصوبوں کو ناکام کرتا رہا۔ اور اپنے برگزیدوں اور مومنوں کو کامیاب کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہونچا رہا۔ کہ وہ حاضر و ناظر ہستی جیسے پہلے تھی اب بھی ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گی۔ وہ خصم ما قیل ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اس دنیا میں ایک بھاری اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ اور ہر علاقہ اور ہر ملک میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ماننے والے کروڑوں اور اربوں موجود ہیں۔ مگر انجیل پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نامسعود نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت ان کی سخت مخالفت کی۔ ان کے خلاف منصوبے کئے۔ اور ان کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ ان کو ٹھٹھا اور مخول کیا جاتا تھا۔ طمانچے مارے جاتے تھے۔ ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ کر سلام کرتے تھے اور از راہ استہزا کہتے تھے اے یہودیوں کے بادشاہ تجھے سلام ہو۔ اور کفر کے فتوے آپ پر لگائے گئے تھے۔ قرآن کریم میں ہے مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین (آل عمران) کہ یہود نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خلاف منصوبے کئے۔ اور خدا جو اس کا حامی و مددگار تھا۔ اس نے بھی تدبیر کی۔ اور ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے بھی منصوبے کرنے اور مکر کرنے میں کمی نہ کی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک الخ کہ اے محمد صلعم وہ وقت بھی یاد کرو۔ جبکہ تمہارے مخالفین تمہارے خلاف منصوبے کرتے تھے۔ تاکہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں۔ یا ملک سے نکال دیں۔ وہ بھی منصوبے کرتے تھے اور خدا بھی تمہارے حق میں تدبیر کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی تدبیر غالب آئی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کامیاب ہوئے اور مخالفین ناکام و نامراد ہو کر تباہ ہو گئے پھر قاعدہ کلیہ کے طور پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنک من ارضنا او لتعودن فی ملتنا فاوحی الیھم ربھم لنھلکن الظالمین و لنسکننکم الارض من بعدھم ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید (ابراھیم) کہ مخالفین انبیاء نے ہمیشہ اپنے اپنے زمانہ میں اپنے اپنے رسول کو کہا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ اور نبی کے راستہ کو چھوڑ دو۔ پس وحی کی رسولوں کی طرف ان کے رب نے ہم ان ظالموں کو ہلاک کریں گے۔ اور ان کے بعد اس ملک میں تمہیں آباد کریں گے۔

موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے مخلوق پر رحم فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے خدا نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے آپ نے فرمایا میرا کام یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام سے چودہ سو سال بعد اس وقت مبعوث ہوئے جبکہ یہود نے تورات پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔ تاکہ تورات پر عمل کروائیں۔ اسی طرح میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی پر آیا ہوں۔ جبکہ مسلمان کہلانے والے قرآن کریم پر عمل ترک کر چکے تھے۔ تاکہ قرآن کریم کے مطابق عمل کرواؤں۔ میرا کام یہ ہے کہ غلط عقائد کی جگہ صحیح عقائد کو قائم کروں۔ حضور فرماتے ہیں۔

”اور اس مطلب کے واسطے خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کروں . . . . . . . اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کرے۔ جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو“
(رسالہ احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا کیا مقصد ہے۔ اور اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں اس کی شاخیں کسی سیاسی مقصد کے پیش نظر نہیں۔ بلکہ محض مذہبی اور روحانی اغراض سے قائم کی جا رہی ہیں۔ اور لاکھوں اور کروڑوں روپیہ صحیح اسلام کے قیام کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے مخلص افراد صحابہ کرام کے نمونہ کے مطابق ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ اپنے مالوں کو دین کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر اس کے بالمقابل مخالفین نے وہی روش اور طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ جو خدا کے برگزیدوں کے بالمقابل اس وقت کے مخالفین نے اختیار کیا تھا۔ بطور نمونہ چند باتیں ملاحظہ ہوں۔

اول۔ خدا کے برگزیدوں سے ہر زمانہ میں استہزا۔ ٹھٹھا اور مخول کیا گیا۔ اور ان کی طرف کفر کی باتیں منسوب کی گئیں۔ اس وقت بھی مخالفین بالخصوص احراری گروہ ہر مقام پر استہزا ٹھٹھا اور مخول سے کام لے رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کی طرف کفر کی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ اور اپنے جلسوں میں تبلیغی کانفرنسوں کا نام لے کر جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں پوری کوشش کرتے ہیں۔ کہ سابقہ انبیاءؑ کے مخالفین سے مخالفت میں زیادہ نمبر لے جائیں۔
اللھم اھدھم فمن ھدیت

دوم۔ مخالفین انبیاء یہ دھمکی دیتے رہے ہیں لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ اب احراری ہر جگہ اپنے جلسوں میں کہتے ہیں کہ احمدیوں کو پاکستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ عیسائی اور یہودی بے شک رہیں۔ لامذہب اور دہریہ بیشک رہیں۔ مگر احمدیوں کو کوئی حق نہیں۔ معلوم نہیں یہود و نصاریٰ سے کیوں ایسی محبت ہے شاید اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ لتتبعن سنن من قبلکم (بخاری)۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

سوم۔ انبیاء کے مخالفین کا خلق عظیم یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سیدھی بات کو الٹی قرار دے کر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ امر برداشت سے باہر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تو شاہ ایران جو مشرک تھا آپے سے باہر ہو گیا۔ اور کہا کہ اس شخص نے تبلیغی خط بھیجکر میری توہین کی ہے۔ اسے گرفتار کر کے میرے سامنے حاضر کرو۔ تاکہ میں سزا دوں۔ یمن کے گورنر نے دو سپاہی مدینہ بھیجے۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے لائیں۔ مگر خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھا۔ اور شاہ ایران کو اس کے بیٹے کے ہاتھوں قتل کروا دیا۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ مخالف سیدھی بات کو الٹی قرار دے کر کس طرح اندھا ہو جاتا ہے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ایک مخالف اخبار میں دہلی دروازہ لاہور کے ایک جلسہ کی روئداد شائع کی۔ اور اس میں لکھا کہ پچیس ہزار مسلمانوں کا مجمع تھا۔ اس میں مرزائیوں نے اشتعال انگیز شرارت کی۔ وہ اشتعال انگیز شرارت کیا تھی جب ہم نے اس کے متعلق لاہور سے اپنے دوستوں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا ایک چھوٹا سا اشتہار مجمع میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس اشتہار کا عنوان یہ تھا ”خاتم النبیین کا منکر کون ہے“۔ یہ اشتہار سٹیج پر پہونچایا گیا۔ تاکہ اس میں درج شدہ سوالات کا جواب دیا جائے۔ یہ اشتعال انگیز شرارت تھی۔ جسے اس اخبار نے جلی حروف میں عنوان قائم کر کے شائع کیا۔ اب غور کا مقام ہے کہ وہ اشتہار تقسیم کیا گیا یا ایٹم بم تھا جو پھینکا گیا تھا۔ اس اخبار میں شائع شدہ روئداد پڑھ کر شاہ ایران کا اشتعال یاد آتا تھا۔

چہارم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اہل کتاب کا ایک یہ مکر بھی قرآن کریم میں مذکور ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو تلقین کرتے تھے۔ اٰمنوا بالذین انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون (آل عمران) کہ دن کے پہلے حصہ میں ایمان لا کر بیعت میں شامل ہو جایا کرو۔ اور پچھلے پہر انکار کر دیا کرو۔ اور توبہ نامہ شائع کر دیا کرو۔ تاکہ مسلمان تمہارا یہ فعل دیکھ کر اسلام کو چھوڑ دیں۔ بعینہٖ آجکل یہ ہو رہا ہے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا راولپنڈی کے ایک شخص نے بیعت کے لئے درخواست بھیجی۔ ابھی اس کا جواب بھی نہیں گیا تھا کہ مرزائیت سے توبہ نامہ شائع ہو گیا۔ اور اب اس توبہ نامہ کو اشتہار کی صورت میں شہر بہ شہر پھرایا جا رہا ہے۔ اور اس کی اشاعت یوں کی جا رہی ہے۔ کہ گویا احمدیت کا ایک بڑا رکن احمدیت سے تائب ہو گیا ہے جماعت راولپنڈی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کسی دفتر کا چپڑاسی ہے جس نے بیعت فارم پر کیا تھا۔ اور جواب بیعت سے قبل ہی اس نے توبہ نامہ شائع کر دیا۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے نمونے موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علیٰ وجھہ خسر الدنیا والآخرۃ کہ بعض لوگ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر معمولی سی آزمائش پر وہ مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ آخرت میں تو وہ نامراد ہوں گے۔ مگر دنیا میں بھی جس کی لالچ کے ماتحت ارتداد اختیار کرتے ہیں اس سے محروم رہتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

# ایمان و ارتداد — میں — مابہ الامتیاز

## افغانستان میں خون شہداء رنگ لائے بغیر نہ رہا

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن ؎ اجابت از درِ حق بہرا ستقبال مے آید

ادارہ اشاعت اسلام لائل پور نے مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا ایک ربع صدی پرانا رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں احمدیوں کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کا نام "الشہاب لرجم الخاطف المرتاب" ہے۔ اسکی پیشانی پر یہ عبارت درج ہے:۔

"مرزا اور مرزائیوں کے کفر ارتداد اور قتل مرتد کی تحقیق"

یہ رسالہ اس وقت شائع کیا گیا۔ جب افغانستان میں امیر امان اللہ خاں کے دورِ حکومت میں احمدی علماء کو فتویٰ ارتداد کے ماتحت شہید کیا گیا۔ اس رسالہ میں افغانستان کے اس ظالمانہ اقدام کو زبردست خدمتِ اسلام قرار دیا گیا ہے۔ مزید براں ادارہ اشاعت اسلام کی طرف سے ایک نوٹ بھی دیا گیا ہے۔ جس میں حکومت پاکستان کے لئے یہ دعا کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے وزراء کو بھی افغانستان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (ملاحظہ ہو صلا)

جہاں تک مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے اس فتویٰ کا تعلق ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ مولانا اپنے اس ربع صدی پہلے کے فتویٰ پر آج بھی قائم تھے۔ جب آپ نے قائداعظم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اصول اپنا لیا۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والا قومیت اسلام میں داخل ہے۔ اور سٹیٹ میں یکساں حقوق کا مالک ہے۔ اس کے مذہبی عقائد خواہ کچھ ہوں۔ تو پھر ان کے پرانے فتوے شائع کرنے کا مقصد سوائے فتنہ انگیزی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

بہر کیف یہ امر بالکل ظاہر ہے۔ کہ ادارہ اشاعت اسلام کی یہ انتہائی خواہش ہے۔ کہ حکومت پاکستان افغانستان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے احمدیوں کے لئے قتل عام کا حکم صادر کر دے۔ اور اس طرح مسلمانوں میں فرقہ وارانہ فساد شروع ہو جائے۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ تو ہندوؤں اور سکھوں کی بربریت کا شکار ہو گیا۔ یا ہو رہا ہے۔ باقی جو پاکستان میں مسلمان زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ کیوں امن سے رہیں۔ کیوں نہ ملکے ناحق ان کو آپس میں لڑا دیا جائے؟ آخر یہ کیا اندھیر ہے۔ کہ بھارت کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہو۔ اور پاکستان کے مسلمان اتنا ایثار بھی نہ دکھائیں۔ کہ اک ذرا آپس میں لڑ پڑیں۔ یہ ہے۔ وہ شاندار پروگرام جو احرار نژاد مولوی صاحبان قوم کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ دراصل معاملہ یہ ہے۔ کہ جو جماعتیں پاکستان بننے سے قبل ہندو سرمایہ دار کے اشارہ ابروئے چشم پر رقص کر رہی تھیں۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد ان کو مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کا جذبہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ ان کی انتہائی کوشش ہے۔ کہ پاکستان میں انتشار پیدا کر کے اسے یہاں تک کمزور کر دیا جائے۔ کہ وہ ایک پکے ہوئے پھل کی طرح ہندو سرمایہ دار کی آغوش میں جا گرے۔ چنانچہ آپ بآسانی یہ محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ بھارت نے پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کے لئے اپنے پروگرام کی ایک کاپی افغانستان کے ہاتھ میں دے رکھی ہے۔ اور ایک کاربن کاپی ان احراری مولویوں کو بھیج رکھی ہے۔ جن کی کھیپ کی کھیپ پاکستان میں شہر بشہر اور دہ بدہ دورے کر رہی ہے۔ افغانستان اور مجلسِ احرارِ اسلام کی ہمرنگی ملاحظہ ہو۔ کہ اگر ایک طرف کابل ریڈیو پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ تو دوسری طرف پاکستان میں احراری لاؤڈ سپیکروں سے نعرۂ افتراق گونج رہا ہے۔ اگر کابل ریڈیو احمدیوں کو ایک ہی سانس میں بیسیوں گالیاں دے جاتا ہے۔ اور کافر مرتد اور واجب القتل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ تو دوسری طرف احراری مولوی پیچھے رہنے والے کب ہیں۔ یہی شیوہ ان کا ہے۔ کابل ریڈیو پاکستان کے وزیر خارجہ کی "مرزائیت" اور فرضی غداریوں کا رونا روتے ہوئے ان کی علیحدگی کا مطالبہ کر کے اس پھندے کو جو بھارت کے گلے میں انہوں نے ڈال رکھا ہے۔ ڈھیلا کرنے کی کوشش میں ہے۔ تو احراری مولوی بھی اسی ڈگر پر چل رہا ہے۔ کابل ریڈیو پاکستان کے وفادار احمدی خدام کی وجہ سے حکومت پاکستان کو "مرزائی حکومت" کا لقب دیتا ہے۔ تو احراری مولوی کا بھی یہی وطیرہ ہے۔ غرضیکہ بھارت جس طرح چاہتا ہے۔ لکشمی کا جلوہ دکھا کر پاکستان کے باہر افغانستان اور پاکستان کے اندر احرار کو استعمال کرتا ہے۔ یہ دونوں بھارت کے گراموفون ریکارڈ ہیں۔ ایک ہی راگ ایک ہی طرز۔ ایک ہی لب ولہجہ یکساں زیر و بم۔

اے بھارت کے سپوتو! مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے وہ فتوے جو آپ نے ربع صدی پیشتر دیئے۔ آج شائع کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی ایک فتویٰ بھی آپ دکھا سکتے ہیں۔ جو مولانا کے مسلم لیگ میں شامل ہونے سے لیکر پاکستان کے قیام تک اور پاکستان کے قیام سے لے کر مولانا کی وفات تک کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہو۔ جس میں آپ نے اتحاد و اتفاق کی تبلیغ کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ کفر و ارتداد اور باہمی قتل و غارت گری کی تلقین کی ہو؟ یا کیا آپ مولانا پر منافقت کا الزام لگاتے ہیں۔ کہ قائداعظم کے پاس آ کر اس جماعت میں شامل ہوئے۔ کہ جس کا اصول یہ تھا۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والا اس جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور پاکستان کے شہری حقوق کا مساویانہ طور پر مالک بن سکتا ہے۔ لیکن دل میں وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ مسلمان کہلانے والا ایک طبقہ واجب القتل ہے۔ وہ پاکستان کے شہری حقوق حاصل نہیں کر سکتا۔ پاکستان بننے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مولانا مذکورہ فتویٰ پر پورا زور دیتے۔ آپ کی خاموشی بتا رہی ہے۔ کہ آپ اس باب میں اپنے پہلے فتویٰ پر قائم نہ تھے۔ پھر خدا کی شان دیکھئے۔ کہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے جس رسالہ کو بار دگر شائع کیا گیا۔ الٰہی تصرف کے ماتحت اسی رسالہ میں آپ ایک ایسا معیار پیش کر جاتے ہیں۔ جس سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ احمدی مسلمان ہیں مرتد نہیں ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کو محض فرضی جرم ارتداد کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ "تو آپ دیکھ لیں گے۔ کہ ان کا خون بحول اللہ و قوتہ رنگ لائے بدوں نہیں رہے گا۔" (صـ۲۵)

لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اور غازی امان اللہ خاں نے مرتدین کو قتل کر کے خدا تعالیٰ کا قانون رائج کیا ہے۔ تو بایں صورت "خدائی طاقت ان کو ہر شیطانی طاقت کے مقابلہ میں مظفر و منصور کرے گی۔" چنانچہ لکھتے ہیں:

"قاعدہ ہے کہ جو شخص جس گورنمنٹ کے قانون کو قبول کرتا اور اسکی حمایت کرتا ہے۔ اسکی پشت پر اس گورنمنٹ کی ساری طاقت ہوتی ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ جو بادشاہ خدائی قانون کی حمایت اور تنفیذ کرے۔ خدائی طاقت اسکی حامی اور سرپرست ہو۔" (صـ۳۲)

ناظرین کرام! آپ نے دیکھ لیا۔ کہ مولانا ایک معیار پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر تو امان اللہ خاں نے مرتدین کو مار کر قانون الٰہی نافذ کیا ہے۔ تو اسکی نشانی یہ ہے۔ کہ وہ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوں گے۔ اور خدائی طاقت امیر امان اللہ کی حامی و سرپرست ہو گی۔ اور اگر مسلمانوں کو محض فرضی جرم ارتداد کی بنا پر قتل کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا غلبہ اور قوت ان سے انتقام لے گا۔ اور آہِ مظلوماں اور خونِ بیکساں رنگ لائے بغیر نہ رہیں گے۔

اب آیئے! افغانستان کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ ورق الٹیے۔ ٹھہریئے۔ اس خونچکاں ورق پر رک جایئے یہ سنہ ۱۹۲۴ء ہے۔ تین احمدی علماء کو علمائے افغانستان کے فتوے سے مرتد قرار دیکر نہایت بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہے۔ کیا ہوتا ہے۔ خون ناحق رنگ لائے بغیر نہ رہا۔ وہ امان اللہ خاں جسے ہر میدان میں مظفر و منصور ہونا تھا۔ جسے خدائی طاقت کی حمایت و سرپرستی حاصل ہونا تھی۔ اسکے بالکل برعکس بچہ سقہ کے ہاتھ سے جو ایک معمولی سپاہی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور صرف تین صد ہمراہیوں کے ساتھ کابل پر حملہ آور ہوا تھا۔ بری طرح شکست کھا کر اپنا تخت و تاج چھوڑنا پڑا۔ اور ایک طاقتور بادشاہ ہونے کے باوجود توپوں اور گولہ باری کے انباروں کی موجودگی میں نہایت کمزور اور نہتی فوج کے ایک دستہ کے مقابلہ میں وہ سنبھل نہ سکا۔ اور آج اٹلی میں ایک ہوٹل کے مالک کی حیثیت سے زندگی کے باقی دن گذار رہا ہے۔ ؏

دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

صرف یہی نہیں بلکہ اس انقلاب کے نتیجہ میں تمام ملک میں خانہ جنگی کی آگ پھیل گئی۔ اور اس خانہ جنگی میں ایک لاکھ کے لگ بھگ آدمیوں کے مارے جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

مقام غور ہے۔ کہ وہ خدا کا مامور جسے یکم جنوری ۱۹۰۶ء کو بتایا گیا۔ کہ "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے" اس میں اشارہ تھا۔ کہ تین بے شر اور بے ضرر وجود حق و صداقت کے لئے بطور قربانی کے بھینٹ چڑھائے جائیں گے۔ یہ بکرے ذبح کرنے والے قصاب کون تھے؟ امیر امان اللہ خاں اور افغانستان کے لوگ۔ اسی مامور کو اس قتلِ ناحق کا انجام ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو بایں الفاظ بتایا گیا۔

"ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے"

یہ دونوں پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ پہلی پیشگوئی تین مظلوم احمدی علماء کے بے دردانہ قتل سے اور دوسری افغانستان کی خانہ جنگی کے ذریعہ۔

آپ نے دیکھ لیا۔ کہ خونِ شہداء یوں رنگ لایا کرتا ہے۔ یہ تمام واقعات آپ کو بتا رہے ہیں۔ کہ افغانستان میں مرتدین کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ مومنین کو شہید کیا گیا۔ معیار راقم رسالہ نے خود پیش کیا۔ اس معیار سے جو بات اظہر من الشمس ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ بات صاف ہے۔ کہ اگر احمدی مرتد تھے۔ تو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان کی بددعائیں امان اللہ خاں کے حق میں قبول نہ ہوتیں۔ بلکہ وہ شاندار مستقبل اس کے لئے بپا یہ تکمیل پہنچتا۔ جو قانون الٰہی کے نفاذ کی صورت میں

علماء نے اس کے لئے تجویز کیا تھا۔ امان اللہ خاں اور اس کے خاندان کی تباہی اور بربادی اور خانہ جنگی میں پچاسی ہزار آدمی کا قتل بتا رہا ہے۔ علمائے افغانستان و ہندوستان احمدیوں کو مرتد قرار دینے میں غلطی پر تھے۔ اسی ضمن میں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے احمدی شہداء پر کفر کا فتویٰ لگانے والے مفتی افغانستان قاضی عبد الرحمن کا عبرتناک انجام بھی ملاحظہ فرما کر صاحب جبروت خداوند کی شدت بطش کا نظارہ دیکھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

کابل میں ایک مشہور شخص قاضی عبد الرحمن نام تھا۔ جو خود بھی کوہدامن کا رہنے والا تھا۔ یہ غازی امان اللہ کے فرار پر بھی بچہ سقاؤ سے چندے لڑتا رہا۔ اور بالآخر گرفتار ہو کر بچہ سقاؤ کے پیش ہوا۔ جس نے اسکی اعضاء بریدگی کا حکم دے کر اسے ملک محسن والی کے حوالہ کر دیا۔ تاکہ بر سر چوک اس حکم کی تعمیل کی جائے۔ والی ملک محسن جو ہر طرح کے جبر و تشدد اور حیلہ و ہنر سے لوگوں سے دولت سمیٹ رہا تھا۔ قاضی عبد الرحمن کو دم دلاسا اور تشفی دیتا ہوا مقررہ قتل گاہ کی طرف لے گیا۔ اور پاس ہی ایک فالودہ کی دکان تھی۔ جس میں دونوں داخل ہو گئے۔ باہر سخت پہرہ کھڑا کر دیا گیا۔ اور اندر والی اسکی دولت کی تفصیل قلمبند کرنے لگا۔ وعدہ یہ تھا۔ کہ اگر قاضی عبد الرحمن اس کو اپنی ساری دولت کا پتہ بتا دیگا۔ تو اس کے عوض وہ بچہ سقاؤ سے کہہ کر اسکی جان بخشی کرا دے گا۔ مگر جب وہ اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی ساری تفصیل قلمبند کروا چکا۔ تو والی اس کو یہ کہہ کر کہ وہ ابھی اس سے بہت کچھ چھپا رہا ہے۔ گالی گلوچ پر اتر آیا۔ اور ساتھ ہی اپنے سپاہیوں کو حکم دیا۔ کہ فوراً قصاب کو حاضر کریں۔ قصاب تو پہلے ہی سے حاضر تھا۔ یہ محض والی کا ایک دکھاوا تھا تاکہ اس دھمکی سے متاثر ہو کر اگر کچھ باقی رہ گیا ہو۔ تو وہ بھی منظر قرطاس پر آجائے۔ مگر غالباً وہاں کچھ باقی نہ تھا۔ اور قاضی نے اپنی موت کی جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔ بالکل پروانہ کرتے ہوئے مزاحاً والی سے کہا۔ کہ میرے بند بند تو تم نے کاٹنے ہی ہیں۔ مجھے پیٹ بھر کر فالودہ تو پی لینے دو۔ اس کے فالودہ پینے تک سینکڑوں تماشائی باہر جمع ہو چکے تھے۔ اور جب باہر لاکر اس کو فرش زمین پر چت لٹا دیا گیا۔ تو حیرت ہے۔ کہ ایسی موت کی سختی کا علم ہونے کے باوجود قاضی عبد الرحمن کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ قاضی بدن پر تیل کی مالش کروانے کے لئے زمین پر لیٹ گیا ہے۔ غرضیکہ جب وہ لیٹ چکا۔ تو قصاب ایک آبدار چھرا لیکر آگے بڑھا۔ اور ایک ہی حرکت میں اس کا پہلے ہاتھ جدا کر دیا۔ پھر پھرتی سے دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ اب وہ پاؤں کی طرف بڑھا۔ اور یکے بعد دیگرے دونوں پاؤں کاٹ دیئے۔ پھر دوسری طرف واپس لوٹا۔ اور بقیہ ہاتھوں کو کہنیوں سے بھی جدا کر دیا۔ اور پھر واپس پھر کر دونوں ٹانگوں کو زانوؤں سے بھی اڑا ڈالا۔

ہاتھ کٹ رہے تھے۔ مگر قاضی ایک کوہ وقار کی سی استقامت کے ساتھ ان کے کٹنے کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ پاؤں جدا ہو چکے تھے۔ مگر ابھی تک اس کے لب پر اُف تک نہ آئی تھی۔ حتیٰ کہ کہنیاں بھی کٹ کر گر گئیں۔ مگر اسے جنبش تک نہ ہوئی۔ لیکن جب نوبت گھٹنوں تک پہنچی۔ تو ضبط اس سے جا چکا تھا۔ اور اب وہ ماہی بے آب کی طرح زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اسکی چیخیں اب آسمان تک پہنچ رہی تھیں۔ اور خون کے فوارے جو اس کے بریدہ جسم سے نکل کر چاروں طرف خونیوں اور تماشائیوں کے دامنوں کو تر کر رہے تھے۔ ان چیخوں کی ہیبت کے ساتھ مل کر ایک نہایت ہی بھیانک اور محشر آفریں منظر پیش کر رہے تھے۔ مگر وہ قسی القلب والی ذرا اس سے متاثر نہ تھا۔ بلکہ اس چیخنے والی لوتھ کے سر پر کھڑا اس کو ہنس ہنس کر سخت اور فحش مغلظات سنا رہا تھا۔ میں نے اسی والی کو خود اس کی چاندماری ہونے والے دن دیکھا۔ خوف اور بزدلی سے اسکی گردن سینہ تک دھنسی ہوئی تھی۔ بے شک ظالم ہمیشہ بزدل ہوا کرتے ہیں۔"

(زوال غازی امان اللہ خاں مصنفہ عزیز ہندی صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۳)

پھر آپ غور کریں۔ کہ اس قسم کے فتوے شائع کر کے آپ صلحائے امت کی ان پیشگوئیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ جن میں بتایا گیا تھا۔ کہ مہدی علیہ السلام جب آئیں گے تو علماء اور فقہاء ان پر کفر و الحاد اور زندقہ کے فتوے صادر کریں گے۔ اور اس کے دشمن بن جائیں گے۔ حضرت محی الدین ابن عربی یہی ذکر کرتے ہیں۔ پھر حضرت مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کی شان سے یہ بعید ہے۔ کہ وہ علمائے امت کی تقلید کریں۔ علمائے ظاہر آپ کے مجتہدات کے دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں گے۔ اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف قرار دیں گے۔ (ملاحظہ ہو مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۷۸)

پس اگر اس قسم کے فتوے نہ شائع کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں کلام ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ نے ان پیشگوئیوں کو اپنے ہاتھ سے پورا کر کے آپ کی صداقت پر ایک دلیل خود پیدا کر دی ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات سے ایک عبارت درج ذیل ہے۔ جس کا اس سلسلہ میں درج کرنا ضروری ہے۔ ٭

٭ دہلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ احمدی اس وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن کیا ان کو وہ کچھ بھول گیا ہے۔ جو کابل میں ان سے ہوا تھا۔ اور جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہو گا۔ جو اس وقت ہوا تھا" اس سوال کا تیسرا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔

اگر انصاف کی تائید کرتے ہوئے ہمیں دکھ دیا جائے۔ اور ہم پر ظلم کئے جائیں۔ تو ہمارا یقین ہے کہ ان ظالموں کے اوپر ایک اور بالا ہستی بھی ہے۔ جو ان کے ہاتھ کو روک سکتی اور ان کو سزا دے سکتی ہے۔ اس اخبار نے امان اللہ کے ظلم کے واقعہ کو تو یاد دلایا لیکن اس نے اس کے انجام کو یاد نہیں کیا۔ جو اس ظلم کے نتیجے میں ہوا تھا۔ ہمارے غالب خدا نے اسکی حکومت کو نیست و نابود کر دیا۔ اس کے خاندان کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور اسے ذلیل و خوار ہو کر ملک سے نکلنا پڑا۔ چنانچہ جب وہ سیلون کے جہاز پر سوار ہونے لگا۔ تو اس کے ایک درباری نے مجھے خط لکھا۔ کہ امید ہے کہ اب تو آپ ہمارے لئے بددعا نہ کریں گے۔ کیونکہ اب ہمیں کافی سزا مل چکی ہے۔ اس نے لکھا۔ کہ اکثر ہم میں یہ تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ ہماری یہ حالت آپ کی بددعاؤں کے نتیجہ

# ربوہ کی مقدس وادی میں جماعت احمدیہ کی اکتیسویں مجلس مشاورت



## دوسرے دن کی کارروائی

مرتبہ خورشید احمد

ربوہ ۸ ماہ شہادت۔ آج دس بجے صبح مجلس شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں اپنی صحت کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ایک رؤیا بیان فرمائی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے علاج کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور پھر ایک نہایت ضروری امر کے متعلق نمائندگان سے مشورہ طلب فرمایا۔ اور اہم فیصلے فرمائے۔ جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اور جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے بجٹ میں ان اضافہ جات کی تفصیل پڑھ کر سنائی۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران سال میں منظور فرمائے۔

### سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں امراء جماعتہائے احمدیہ کے اختیارات و فرائض کے قواعد و ضوابط پر غور کیا گیا تھا۔ اور ان میں مناسب اصلاح کرتے ہوئے نو سفارشات کی گئی تھیں۔ رپورٹ پیش ہونے کے بعد ایک ایک سفارش پر عام بحث شروع ہوئی۔ اس سلسلے میں متعدد ترامیم بھی پیش کی گئیں۔ بحث ابھی جاری تھی۔ کہ اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

### دوسرا اجلاس

سوا تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ کے بقیہ حصے پر بحث جاری رہی۔ تمام سفارشات کے سلسلے میں الگ الگ رائے شماری کی گئی۔ اور حضور نے سب کے متعلق کثرت رائے کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا۔

### سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ

سب کمیٹی نظارت علیا کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی امور عامہ کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں الیکشنوں کے سلسلے میں تین سفارشات پیش کی گئی تھیں۔ دو سفارشات کے متعلق کثرت رائے کے فیصلہ کو حضور نے منظور فرمایا۔ اور ایک سفارش کے متعلق کثرت رائے کے خلاف فیصلہ صادر فرمایا۔ ان فیصلہ جات کا نکتہ مرکزی یہ تھا۔ کہ آئندہ انتخابات میں ہر حلقہ کی جماعت کو انتخاب کے متعلق خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہو۔

### سب کمیٹی تعلیم و تربیت کی رپورٹ

اس کے بعد سب کمیٹی تعلیم و تربیت کی رپورٹ چودھری عبد السلام صاحب اختر نے پیش کی۔ کمیٹی نے سفارش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرز عمل سے موسم اور دیگر انتظامات کی سہولت کے پیش نظر جلسہ سالانہ حسب سابق ہر سال ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے۔ کثرت رائے اس سفارش کے حق میں تھی۔ چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرما لیا۔ سب کمیٹی نے ہر سال مرکز سلسلہ میں ایک تعلیمی کانفرنس منعقد کرنے کی سفارش کی تھی۔ مگر نمائندگان کی اکثریت نے یہ رائے دی۔ کہ سردست اس تجویز کو ملتوی کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے بھی کثرت رائے کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا۔

کمیٹی نے رشتہ ناطوں کے متعلق جو سفارش کی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ سردست اسکی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ پہلے فیصلے پر ہی جماعت کو اخلاص کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

سب کمیٹی ۲ کی سفارشات آراء شماری کے بعد حضور نے نماز مغرب کے لئے اجلاس ملتوی کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔ کہ نو بجے شب پھر اجلاس منعقد ہو گا۔ مگر بعد میں حضور کی طبیعت ناساز ہو جانے کی وجہ سے یہ اجلاس نہ ہو سکا۔

(بقیہ صفحہ ۵)

آیت آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ سے مسئلہ مرتد کی سزا قتل ہے پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ صبح اسلام میں داخل ہو کر پچھلے پہر مرتد ہو جاؤ۔ جو لوگ ایسا کرتے تھے۔ کیا ایسے لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے۔

یہ چند نمونے ہیں جو ہم نے سلسلہ احمدیہ کے مخالفین کے منصوبوں اور کردار کے دکھائے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس وقت وہ الغریق یتشبث بالحشیش کی ضرب المثل مطابق ہر اس طریق کو اختیار کر رہے ہیں جو خدا کے برگزیدوں کے مخالفین اختیار کر رہے ہیں۔ جو خدا کے برگزیدوں کے مخالفین اختیار کرتے رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اسلام کی بنیاد سچ پر قائم کی گئی تھی اور کونوا مع الصادقین کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ پھر کیا اسلام اپنی تائید کے لئے جھوٹ کا محتاج ہے۔ راولپنڈی کے نائب صاحب کہتے ہیں کہ ایک عرصہ احمدیت میں رہ کر واپس ہوتا ہوں۔ حالانکہ جنوری ۵۰ء کے تیسرے ہفتے اس نے بیعت فارم پُر کیا اور درخواست بھجوائی اور فروری میں توبہ نامہ شائع کر دیا۔ یہ واقعات دیکھ کر ایک سچے احمدی کا اور بھی ایمان زیادہ ہوتا ہے کہ جب سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت کے طور پر قائم ہوا ہے تو ضرور تھا کہ ایسے واقعات کا بھی ظہور ہوتا۔

## تصحیح

۷ اپریل کے الفضل میں صفحہ ۔۔ پر شفاخانہ رفیق حیات کے اشتہار میں "سرمہ نور" کی جگہ غلطی سے "سرمہ مبارک" چھپ گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ مینجر اشتہارات

# اعلان نکاح

سید محمد احمد صاحب ولد سید محمد افضل صاحب آف قادیان کا نکاح ہمراہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالمجید صاحب آف ویرووال دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ مہر پر مسجد ربوہ میں بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

محمد عبداللہ اعجاز مینجر الفضل

## اپریل میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

### وی۔ پی کی انتظار نہ کیا کریں!

کل کے اخبار میں تاریخ وار فہرست شائع ہو چکی ہے کہ آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ ان کی قیمت اخبار ۲۰ اپریل ۵۰ء تک اگر دفتر میں وصول ہو گئی تو پھر ان کی خدمت میں وی پی نہیں کیا جائے گا۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے کہ وی پی کے اخراجات بچ جاتے ہیں۔ پرچہ باقاعدہ جاری رکھا جاتا ہے اگر ۲۰ اپریل ۵۰ء تک قیمت نہ آئی تو مجبوراً وی۔ پی ارسال خدمت ہوگا اور پرچہ تا وصولی رقم روک دیا جائے گا۔ مینجر

(۴) میری بھانجی نعیمہ دختر چوہدری نذیر حسین صاحب RECT ریلوے بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ تین ماہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ خاندان حضرت مسیح الموعودؑ و بزرگان دین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار چوہدری کوکب ایرانی

# امراء جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ اماء اللہ کے قیام کی بارہا اہمیت فرما چکے ہیں۔ باوجود اس کے ابھی تک احمدی مستورات نے اس کی اہمیت اور ضرورت کو نہیں سمجھا۔ آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ اپنے مقام کی احمدی مستورات کو جمع کر کے ان پر لجنہ کے قیام کی اہمیت واضح کریں اور صدر سیکرٹری کا انتخاب کر کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ان کے پتہ وخط و کتابت سے اطلاع دیں۔ اس کے بعد تفصیلی ہدایات براہ راست ان کو بھجوادی جائیں گی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آپ کے اس تعاون کا از حد ممنون ہو گی۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

## درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی محترمہ والدہ صاحبہ اور بیوی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد عاشق دفتر محاسب ربوہ

(۲) میرے والد محترم محمد یوسف صاحب کا گھٹنے پر پھوڑا کی وجہ سے ربوہ نور ہسپتال میں اپریشن کیا گیا ہے۔ تکلیف کی وجہ سے پریشانی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد تبسم

(۳) میرا لڑکا بعارضہ خونی پیچش قریباً تین سال سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

عبدالوحید خان نظارت ضیافت ربوہ

# نوٹس!

تمام موٹر گاڑیوں کے مالکوں اور ڈرائیوروں کو نوٹس ہذا کی رو سے متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ برائے آئندہ اپنی گاڑیوں پر ایسی قسم کے ہارن لگائیں یا بجائیں جو بے ضابطہ ہوں یا جن کے بجانے سے اس قسم کی آواز یا شور و شر پیدا ہو جو عوام کیلئے باعث تکلیف ہو۔ اس لئے اگر کوئی مالک یا موٹر ڈرائیور موٹر گاڑی مؤرخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۰ء کے بعد اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

حسب الحکم۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس ضلع لاہور



## بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر کیمل پور

مقدمہ نمبر ۱۷ ابراہیم۔ احمد پسران غلام مصطفےٰ سکنہ پنڈی گھیب

بنام نور بنڈا شاہ ولد کرم چند ۲۔ رام داس ولد پریم سنگھ سکنہ پنڈی گھیب کھتری حال نامعلوم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہان کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے گئے مگر ان کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہان کسی نامعلوم مقام پر اقامت گزین ہیں۔ لہٰذا زیر قاعدہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور نوٹس جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہان نے اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کی تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور مقدمہ مسموع ہو کر فیصل ہو گا۔

آج بہ ثبت میرے دستخط مہر عدالت جاری ہوا

تاریخ پیشی ۲۸ مئی ۵۰ء

مہر عدالت

## میاں افتخار اور سردار شوکت نکال دیئے گئے

کراچی ۱۱ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج رات دیر تک بحث کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان کو پانچ پانچ سال کے لئے مسلم لیگ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جس مقصد سے ڈان جاری کیا گیا تھا۔ اسی مقصد کا حامل بنانے کے لئے وہ ضروری کاروائی کریں۔

جلسہ کی صدارت چودھری خلیق الزمان کر رہے تھے۔ چودہ اراکین شریک جلسہ تھے۔

## بھارت اور حیدر آباد کی حکومت پر نکتہ چینی

سکندر آباد ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ کل شام پرتاپ گر جی کی ممبر حیدر آباد اور سکندر آباد کے شہریوں کا جلسہ زیر صدارت راجہ من موہن لال منعقد ہوا جس میں میر لائق علی کی فراری پر حیدر آباد اور بھارت کی حکومت پر شدید نکتہ چینی کی گئی بھارتی افسروں پر نالائق ہونے کا الزام لگایا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ ریاست کے نظم و نسق کو دشمن عناصر سے پاک کیا جائے۔ کیونکہ میر لائق علی کی فراری سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ یہاں بھارت دشمن عناصر بھی موجود ہیں۔

## پاکستان نے ۱۰۰ ٹریکٹر منگوائے

کراچی ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ڈیڑھ سو ٹریکٹر منگوانے کا انتظام کیا ہے۔ ان کی قیمت کے لئے ایک برطانوی فرم کو ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔

# بھارت کے فسادات کی بنا پر ہماری گردنیں شرم سے جھک گئی ہیں“

نئی دہلی ۱۱ اپریل - بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے قوم کے نام پیغام نشر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ آج مغربی بنگال ہی میں نہیں - بلکہ آسام و اُترپردیش میں جتنی حرکتیں ہو رہی ہیں۔ اُس سے ہماری گردنیں شرم کے مارے جھک گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ابھی بہت بڑی جنگ مفلسی اور غریبی کے خلاف لڑنی ہے۔ اگر فضا خوشگوار نہ کی گئی۔ تو ہم اس جنگ میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اُنہوں نے کہا ہمارے باپو نے ہمیں محبت و آشتی کا جو راستہ بتایا تھا وہ ہم بھول گئے۔ جس پر معمولی شائستہ ممالک چلتے ہیں بلکہ درندگی اور وحشیانہ پن کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کی بہتری اور بقا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یہ راستہ چھوڑ کر اس راہ پر چلنا چاہیئے۔ جو ہمیں باپو نے بتایا تھا۔

اُنہوں نے کہا کہ عام طور پر تو لوگ اس سمجھوتہ کو پسند کریں گے۔ مگر بعض لوگ اعتراض بھی کریں گے۔ اور کہہ بھی رہے ہیں۔ کہ سمجھوتہ کی کیا ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ہمیں حالات سدھارنے کے لئے کام کرنا ہے۔ تو منصوبہ باندھتی ہیں۔ تو اس سلسلے میں سمجھوتہ کرتی ہیں اور پھر اس پر عملدرآمد کرتی ہیں۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا پاکستان اس معاہدہ کی پابندی کرے گا۔ میرا جواب ہے کہ ہاں کریگا جس ماحول میں میری اور نوابزادہ صاحب کی ملاقات ہوئی ہے۔ اس سے مجھے یقین ہے۔ کہ لیاقت علی صاحب اور اُن کے دوسرے ساتھی اس معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا مگر اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم یہ سوچیں کہ دوسرا کیا کرے گا۔ ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ ہمیں تو ہمارے باپو اور دوسرے رشیوں نے یہی سبق سکھایا ہے کہ ہمیں اپنی طرف سے نیک اقدامات کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس سے ہماری عزت بڑھتی ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں ہماری وقعت ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس سمجھوتہ سے فوری طور پر کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں ہو گی۔ مگر آہستہ آہستہ تبدیلی پیدا ہو گی۔ لاکھوں آدمی جو اپنے گھروں کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ وہ تو فوری طور پر ہمارے ملک میں آئیں گے اور ہم ان کا استقبال کریں گے۔ مگر کوشش کریں گے۔ کہ جو لوگ بیٹھ جا سکیں وہ واپس چلے جائیں۔ زہریلی فضا آہستہ آہستہ صاف ہو جا

## پاک و بھارت کے وزرائے اعظم کو مبارکباد

کراچی ۱۱ اپریل:- بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم کے مابین معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے پاکستانی ایوان تجارت اور صنعت کے فیڈریشن کے سیکرٹری مسٹر ایم اے جواد نے مسٹر لیاقت علی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو انکی ملاقات کے کامیاب نتیجہ پر جو اقلیتوں کے بارہ میں برآمد ہوا ہے۔ مبارکباد دی ہے۔

## پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۱ اپریل - بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج اپنی ماہانہ پریس کانفرنس میں کہا۔ سنیچر کے روز جس معاہدہ پر ہم دونوں نے دستخط کئے ہیں مجھے اس امر کا پورا یقین ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خان اس پر عملدرآمد کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور ان کی پاکستان میں یہ پوزیشن ہے کہ ان کے الفاظ کا وہاں پورا پورا احترام کیا جائے گا۔ جب ان سے سمجھوتہ پر تبصرہ کرنے کے لئے درخواست کی گئی تو بھارت کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے جو پریس کانفرنس میں موجود تھے کہا کہ مجھ کو وزیر اعظم سے مکمل اتفاق ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ ایک بار سمجھوتہ ہو جائے تو پھر ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ وہ اس پر عملدرآمد کے لئے پوری ایمانداری سے کوشش کرے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ سیکرٹریوں کی سطح پر کچھ تجارتی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ ہفتہ کراچی میں اس گفتگو کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

پنڈت نہرو سے اس پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں نے متعدد مسائل کے متعلق سوالات کئے۔ لیکن زیادہ سوالات کا تعلق بنگال سے تھا۔

پنڈت نہرو سے جب یہ سوالات کئے گئے کہ کیا آپ کو اس معاہدہ پر عملدرآمد کرنے کے سلسلہ میں کچھ دشواریاں محسوس ہوتی ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاروں طرف دشواریاں ہی دشواریاں دیکھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ ہم ان دشواریوں پر قابو پا لیں گے - اس معاہدہ کے عام اصولوں پر مغربی بنگال کے وزیر اعظم ڈاکٹر [illegible] رائے سے گفت و

## جنوبی روڈیشیا میں برطانوی ہائی کمشنر

لنڈن ۱۱ اپریل (ریڈیو رپورٹ) جنوبی روڈیشیا میں برطانوی ہائی کمشنر بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں جنوبی روڈیشیا کے وزیر اعظم سر گاڈفرے ہگنز سے اس وقت گفتگو ہوئی تھی۔ جب وہ یہاں آئے ہوئے تھے۔ اس سے انہیں اتفاق تھا۔ کہ ہائی کمشنر کے تقرر سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہو گا۔

جنوبی روڈیشیا کا ہائی کمشنر تو لندن میں ہے مگر اب تک جنوبی روڈیشیا میں برطانیہ کا کوئی نمائندہ نہیں۔ جنوبی روڈیشیا نے اس تیزی سے ترقی کی ہے۔ کہ اس ملک سے برطانیہ کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ اور وہاں برطانوی نمائندے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حکومت برطانیہ نے اب فیصلہ کیا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ جنوبی روڈیشیا میں ایک ہائی کمشنر مقرر کیا جائے۔ تقرر کی تاریخ اور ہائی کمشنر کے نام کا اعلان اس وقت ہو گا۔ جب تمام انتظام مکمل ہو جائیں گے۔ یہ تقرر جنوبی روڈیشیا کے گورنر کے عہدے اور اختیارات پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ اس سے جنوبی اور شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ کی حکومتوں کے براہ راست تعلقات میں بھی کوئی خلل نہیں آئے گا۔

گورنر پنجاب کی طرف سے ان کے فوجی سیکرٹری آئے ہوئے تھے۔

## ... نشستوں کیلئے ۱۳۵ امیدوار

عمان ۱۱ اپریل۔ شرق اردن میں پارلیمنٹ کا پہلا انتخاب ہونے والا ہے۔ ... نشستوں کے لئے ۱۳۵ امیدوار ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی کسی سیاسی پارٹی کے متعلق نہیں ہے۔

## مسٹر کارنیلیس کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۱۱ اپریل۔ جج مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس کراچی روانہ ہو گئے۔ وہ کراچی میں وزارت قانون و محنت کے سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں لاہور ریلوے سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے متعدد دوست احباب اور مداح موجود تھے۔ ان میں ہائی کورٹ کے جج - وکلاء - کمشنر پنجاب کے افسران پنجاب گورنمنٹ، سیکرٹری الیوسی ایشن کے ممبر اور دیگر افسران شامل تھے۔

## سر اوون ڈکسن کی ثالثی منظور کر لی گئی

نئی دہلی ۱۱ اپریل:- پی - ٹی - آئی نے خبر دی ہے کہ یہاں یہ سمجھا جا رہا ہے۔ کہ بھارت کی حکومت نے اپنی نمائندہ مقام لیک سکسس کی معرفت سیکیورٹی کونسل کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ اس نے کشمیر میں پاک و بھارت کے تنازعہ میں سر اوون ڈکسن کی حیثیت ثالث منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۲ اپریل کو سیکیورٹی کونسل کا اجلاس ہو جانے کے بعد لیک سکسس سے اعلان کی توقع ہے۔ اس اجلاس میں ان جوابوں پر غور کیا جائے گا۔ جو بھارت اور پاکستان سے اس کے متعلق موصول ہوں گے۔

## پنجاب کے اخبار نویسوں کی یونین کا عام اجلاس

لاہور ۱۱ اپریل:- پنجاب کے اخبار نویسوں کی یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمد شفیع نے اعلان کیا ہے کہ یونین کا عام اجلاس وائی - ایم سی - اے کے بورڈ روم میں ۱۳ اپریل کو پانچ بجے شام کے ہو گا۔ اس اجلاس کے ایجنڈا میں اخبار نویسوں کے بنیادی مطالبات انگریزی زبان کے اخبارات میں کام کرنے والوں کے لئے تنخواہ اسب کمیٹی کی سفارشات کل پاکستان کے اخبار نویسوں کے ایک ادارہ کے قیام کے سلسلہ میں مجوزہ کنونشن کا انعقاد یونین کے خزانچی کا انتخاب کی مدیں شامل ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

میں پاکستان کی مذہبی حکومت پر اعتراض کیا۔ تو خان لیاقت علی نے اپنے جواب میں کہا کہ پاکستان میں جدید جمہوریت کے اصولوں پر حکومت کی جائے گی۔ حالانکہ جدید جمہوری اصولوں سے بدرجہا بہتر رواداری کا تصور اسلامی حکومت میں موجود ہے۔ اور عملاً بھی اس لحاظ سے پاکستان کی حالت دوسرے ممالک سے جو غیر مذہبی حکومت کے علمبردار ہیں بدرجہا بہتر ہے۔

آخر یہ کیوں ہے؟ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ لفظ اسلام جو کبھی دوسری اقوام میں رواداری اور حفظ جان و مال کا تعویذ سمجھا جاتا تھا۔ آج اس لفظ کو سُن کر دنیا کی اقوام کانوں پر ہاتھ رکھتی ہیں۔ اور پاکستان پر اس مذہبی حکومت کا الزام لگاتی ہیں جو ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی یورپ میں قائم تھیں۔ اور جن سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے اسلام سے متاثر ہو کر یورپ نے مذہبی اور غیر مذہبی حکومتوں کی اصطلاحات وضع کی تھیں۔ اور اس طرح یورپ میں امن قائم ہوا تھا۔

کیا قتل مرتد اور بزور شمشیر حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے حامی علماء اس صورت حال پر غور فرمائیں گے؟

تمنسکر لی گئی تھی۔